خاتم النبیین لانبی بعدی
آخری نبی
حضرت مولانا محمد اسحٰق صدیقیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمدللہ رب العالمین وافضل الصلوٰت علیٰ افضل المرسلین خاتم النبیین محمد الذی لا نبی بعده وعلیٰ اهل بیته امهات المؤمنین وعلیٰ اصحابه الذین هم ائمة المؤمنین وسادة المسلمین وعلیٰ ذریته الطیبة اجمعین وعلیٰ آله المشتمل علی کل مؤمن الیٰ یوم الدین ۰ اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی پیدائش کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائی اور انہیں تاج نبوت سے سرفراز فرمایا۔ پھر حوا علیہا السلام کو پیدا کر کے ان کی زوجہ بنایا اور ان کی نسل دنیا میں پھیلائی جو آدمی کہلائی۔ حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے۔ انہوں نے اپنی اولاد کو دین اسلام سکھایا۔ ایمان اور اعمال صالحہ، عبادت وطاعت الٰہی کی تعلیم دی۔ گناہوں سے بچنے اور مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بن کر رہنے کا حکم دیا اور اس کا طریقہ سکھایا۔ اس کے ساتھ تمدن کے بھی ضروری طریقے مثلاً لباس تیار کرنے، کھانا پکانے، جانور پالنے وغیرہ کے طریقے سکھائے۔

حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں تشریف لائے تھے۔ ان کے بعد ان کی اولاد کی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام کے بھیجنے اور ان پر کتابیں نازل فرمانے کا انتظام فرمایا گیا۔ اس نظام ہدایت کی اطلاع حضرت آدم علیہ السلام کو بذریعہ وحی فرما کر ان کی اولاد کو تنبیہ وہدایت فرمائی گئی کہ: ''**یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون ۰ والذین کذبوا بایتنا واستکبروا عنها اولئك اصحاب النار هم فیها خالدون**(الاعراف:۳۵،۳۶) '' ﴿اے اولاد آدم اگر تمہارے پاس تمہاری جنس سے رسول آئیں جو تمہیں میری آیتیں سنائیں تو جو شخص صلاح وتقویٰ اختیار کرے گا (یعنی) ان پر ایمان لاکر ان کی پیروی کرے گا تو ایسے لوگوں کے لئے کوئی ڈر نہیں اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے (یعنی آخرت) اور ہماری آیتوں کی تکذیب اور ان سے کرنے والے جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔﴾

یہ ہدایت حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو حضرت آدم علیہ السلام ہی کے زمانے میں کی گئی تھی۔ اس وجہ سے ان کے بعد بکثرت انبیاء آنے والے تھے۔ اسی لئے ''**یا بنی آدم**'' (اے اولاد آدم) فرما کر خطاب فرمایا۔ کیونکہ اس وقت انسانوں کی اس جماعت کا کوئی خاص لقب

مقرر نہیں ہوا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سب کے سب ایک ہی دین یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کے پیرو تھے۔ سب مسلم اور مؤمن تھے۔ کفر وشرک وغیرہ گمراہیوں کا کوئی تصور ہی نہ کرسکتا تھا۔ اس لئے ان لوگوں کے لئے کسی امتیازی لقب کی ضرورت ہی نہ تھی۔

اس ہدایت اور اعلان کے بموجب حضرت آدم علیہ السلام کے بعد بکثرت انبیاء علیہم السلام، آدم علیہ السلام کی اولاد یعنی آدمیوں کے پاس ان کی ہدایت کے لئے آتے رہے۔ جنہوں نے ان کی تصدیق کی۔ فلاح وسعادت پائی اور مستحق جنت ابدی ہوئے اور انہیں جھٹلانے والے نامراد اور دائمی عذاب جہنم کے مستوجب قرار پائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبوت کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ نبی پر ایمان لانے والا ہمیشہ ہمیش کے لئے جنت میں جائے گا اور انہیں جھٹلانے والا ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے بہت صاف اور طاقتور دلیلیں اور نشانیاں عطاء فرمانے کے علاوہ یہ انتظام بھی فرمایا کہ ہر نبی اپنے سے پہلے آنے والے نبیوں کی سچائی اور نبوت کی تصدیق اور اپنے بعد آنے والے نبی کی آمد وبعثت کی صاف صاف پیشین گوئی کرتا رہا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”واذ اخذالله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاء كم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه (آل عمران:۸۱)“ ﴿اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا تھا کہ میں جو کچھ تمہیں کتاب وحکمت عطاء کروں پھر تمہارے پاس کوئی ایسا رسول آئے جو اس کتاب کی جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہو تصدیق کرنے والا ہو تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور اس کی مدد بھی کرنا۔﴾

سب انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم نے اس عہد کو پورا کیا اور اپنے بعد آنے والے نبی کی صاف اطلاع دیتے رہے۔ یہاں یہ بات قابل تذکرہ ہے کہ ہمارے نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی پیشین گوئی ہر نبی ورسول نے کی۔ یہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے۔ دوسرے انبیاء کو یہ بات نہیں حاصل ہوئی۔ یعنی ہر نبی کی بعثت کی پیشین گوئی اس سے پہلے آنے والے نبی نے کی۔ مگر ہمارے نبی کریم ﷺ کے آنے کی خبر ہر نبی نے دی۔ چنانچہ قرآن مجید میں بکثرت انبیاء علیہم السلام کی اس پیشین گوئی کا مختصر بیان فرمانے کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واضح اور تفصیلی پیشین گوئی اور بشارت کا تذکرہ اس طرح فرمایا گیا۔

”ومبشراً برسول يأتي من بعدي اسمه احمد (الصف:٦)“ ﴿اور

خوشخبری سنانے والا ہوں اس رسول کی (آمد کی) جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام احمد (ﷺ) ﴾

سب جانتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کا ایک اسم گرامی ''احمد'' بھی ہے۔ پہلے یہ واقعہ یاد رکھیئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی اکرم احمد ﷺ کے درمیان باتفاق اہل اسلام و یہود و نصاریٰ کوئی نبی نہیں مبعوث ہوا۔ اسی لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ''من بعدی'' فرمایا۔ یعنی میرے بعد۔ اگر بیچ میں کوئی اور نبی آنے والا ہوتا تو میرے بعد کے بجائے اس کے بعد فرماتے۔ یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جن دجالوں اور گمراہوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اس میں مشہور ہوئے۔ ان میں سے کسی کا نام احمد نہیں تھا۔ تقریباً ایک صدی گذری کہ قادیان کے ایک شخص نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اپنے دجل و فریب سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا۔ مگر اس کا نام بھی غلام احمد تھا۔ احمد نہ تھا۔ غلام احمد اور احمد کا فرق ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ غلام اور آقا یکساں نہیں ہوتے اور احمد کے غلام کا نام احمد نہیں ہوسکتا۔

خاتم النبیین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور پیشین گوئی اوپر قرآن سے نقل کی جاچکی۔ آنحضرت ﷺ نے ہمارے نبی اکرم ﷺ کی بعثت و آمد کی خوشخبری دی اور پیشین گوئی فرمائی۔ انجیل شریف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ وہ تحریف کی وجہ سے اگرچہ اپنی اصلی حالت میں باقی نہیں۔ پھر بھی اس میں محمد رسول اللہ ﷺ سے متعلق پیشین گوئی موجود ہے جو منصف مزاج کے لئے صاف اور واضح ہے۔ مگر ہٹ دھرم اور ضدی کے لئے بے فائدہ۔

پیشین گوئی اور تصدیق کے اس سلسلہ کو ذہن میں رکھ کر پورا قرآن مجید دیکھ جایئے۔ آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کی پیش گوئی نظر نہ آئے گی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اچھا قرآن مجید سے قطع نظر کر کے احادیث کا پورا ذخیرہ کھنگال ڈالئے۔ آپ کو ایک حدیث بھی ایسی نہ ملے گی جس کا یہ مضمون ہو کہ میرے بعد کوئی اور نبی آئے گا۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ ہمارے نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ورسول ہیں۔ آنحضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہوگی۔ اس لئے

قرآن عظیم اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے بعد کسی نبی کی بعثت کی خبر نہیں دی۔ قرآن مجید میں اصول دین کے ساتھ بہت سے فرعی مسائل مثلاً خرید و فروخت، نکاح و طلاق، غسل و وضو کا بیان بھی موجود ہے۔ مگر آنحضورﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت کی طرف اشارہ تک نہیں۔ اگر آنحضورﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہونے والا ہوتا تو یقیناً اس کی واضح پیشین گوئی قرآن مجید میں ہوتی۔ ایک کیا کئی آیتوں میں اسے بیان کیا جاتا۔ کیونکہ یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ جس کے ماننے نہ ماننے پر جنتی اور دوزخی ہونے کا دارومدار ہے۔ ایسے اہم معاملہ کا تذکرہ نہ ہونا اس بات کی قطعی اور یقینی دلیل ہے کہ محمد رسول اللہﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا اور نبی کریمﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

علیٰ ہذا حدیث شریف کا بھی اس کے تذکرے اور پیشین گوئی سے خالی ہونا اس کی دلیل مزید ہے۔ آنحضورﷺ نے زندگی کے سب شعبوں کے متعلق ہدایتیں فرمائیں اور احکام الٰہیہ بیان فرمائے۔ عقائد اسلامیہ کی نہایت واضح تشریح فرمائی۔ انبیاء سابقین کی تصدیق فرمائی۔ یہاں تک کہ بعض سابق انبیاء مرسلین کی شکل و صورت بھی بیان فرمائی۔ اپنے بعد قیامت تک ہونے والے بکثرت واقعات و حوادث، خصوصاً علامات قیامت و قرب قیامت کی پیشین گوئیاں فرمائیں۔ مگر یہ کبھی ارشاد نہیں فرمایا کہ میرے بعد فلاں نبی کی بعثت ہوگی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آنحضورﷺ نے ایسے اہم مسئلہ کو نظر انداز کر دیا ہو۔ اس سے مہر نیمروز کی طرح روشن ہو جاتا ہے کہ نبی کریم، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا اور آنحضرتﷺ خاتم النبیین یعنی اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اس کے بعد کوئی کتاب قیامت تک نازل نہیں ہوسکتی۔ محمد رسول اللہﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے یا کسی نئی کتاب الٰہی کے نزول کی خبر دے وہ جھوٹا اور کافر ہے اور اسے نبی یا مجدد سمجھنے والے بھی کافر ہیں۔

ختم نبوت کا اعلان

سید المرسلین محمد رسول اللہﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اس حقیقت کے یقین کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ قرآن و حدیث میں آنحضورﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت کا کوئی تذکرہ نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم کا تقاضا ہوا کہ اس حقیقت کی تصریح کر کے اور اسے مثبت انداز میں ذکر کر کے اس طرح روشن کر دیا جائے کہ کسی قسم کا شک و شبہ اس کے قریب بھی

نہ آسکے۔اس لئے قرآن کریم اور حدیث شریف میں عقیدۂ ختم نبوت صاف صاف بیان فرمایا گیا ہے۔قرآن کریم کی بکثرت آیتیں اس سچے عقیدے کی تعلیم دے رہی ہیں۔اس طرح متعدد حدیثوں میں یہ مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ہم اس وقت بغرض اختصار ایک آیت اور ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔

آیة خاتم النبیین

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:''ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۰ وکان اللہ بکل شئ علیما (الاحزاب:٤٠)'' ﴿محمد(ﷺ)تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔(یعنی سلسلۂ نبوت آنحضور ﷺ پر ختم ہوگیا)اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔﴾

آیت نے بات بالکل واضح کردی اور صاف صاف بتادیا کہ ہمارے نبی اکرم محمد رسول اللہ ﷺ ''خاتم النبیین ''یعنی آخری نبی ورسول ہیں۔آنحضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہوگی۔''خاتم ''(تا کے زبر کے ساتھ)عربی زبان میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی چیز کو ختم کیا جائے۔اسی لئے مہر کو عربی میں خاتم کہتے ہیں۔کیونکہ وہ تحریر کے آخر میں تحریر کے ختم کرنے کے لئے لگائی جاتی ہے۔مہر کردینے کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس کے بعد کچھ نہیں لکھا جائے گا۔''خاتم النبیین ''کے معنی یہ ہیں کہ آنحضور ﷺ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔یعنی سلسلۂ نبوت آنحضور ﷺ پر ختم ہوگیا۔اب کسی شخص کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کیا جائے گا۔

آیت میں ایک متواتر قرأت''خاتم ''(تا کے کسرے یعنی زیر کے ساتھ)بھی ہے۔اس کے معنی تو اس سے بھی زیادہ واضح ہیں۔معمولی عربی جاننے والے اردو داں بھی جانتے ہیں کہ خاتم کے معنی (ختم کرنے والا)ہیں۔اس کا ترجمہ بھی یہی ہوگا کہ آنحضور ﷺ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔یعنی سلسلۂ نبوت ورسالت آنحضور ﷺ پر ختم ہوگیا۔آنحضور ﷺ کے بعد کسی شخص کو نبوت کا منصب نہیں دیا گیا اور نہ قیامت تک دیا جائے گا۔بطور لطیفہ سن لیجئے کہ مرزائیوں سے اس آیت کا کوئی جواب نہیں بن پڑا اور ہٹ دھرمی انہیں حق بات قبول کرنے کی اجازت نہیں دیتی تو گھبرا کر یہ لغو بات کہنے لگتے ہیں کہ''خاتم النبیین ''کا مطلب نبیوں کی مہر

ہے اور مہر تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آنحضو ﷺ سب نبیوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ ان کی اس لغو بات پر ہنسی آتی ہے اور تعجب ہوتا ہے کہ ایسی رکیک اور مہمل بات کہتے ہوئے انہیں شرم کیوں نہ آئی۔ ایسی لغو اور بے جان بات کا جواب دینے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ مگر جھوٹوں کو گھر تک پہنچانے کے لئے اس کا جواب درج ذیل ہے۔

اوّل...... اگر بقول مرزائی خاتم بمعنی مہر لیا جائے تو بھی تو ہمارا مدعا ثابت ہی رہتا ہے اور مرزائی مدعا مفقود۔ کیونکہ مہر خواہ تصدیق کے لئے لگائی جائے یا توثیق کے لئے۔ لگائی تو بہر حال آخر ہی میں لگائی جاتی ہے۔ مطلب وہی رہتا ہے کہ انبیاء کی فہرست ختم اور آنحضو ﷺ انبیاء کی مہر ہیں۔ اس لئے آخر میں ہیں آنحضو ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا۔

دوم...... اگر اس کا مطلب تصدیق انبیاء ہے تو اس میں نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت کیا ظاہر ہوئی؟ ہر نبی نے اپنے سے پہلے انبیاء کرام کی تصدیق کی ہے۔ آنحضو ﷺ ہی کی اس میں کیا خصوصیت ہے۔ البتہ آخری نبی ہونا ایک عظیم الشان خصوصیت ہے۔ آیت میں یقیناً اس کو بیان فرمایا گیا ہے۔

سوم...... آیت میں پہلے یہ مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ محمد ﷺ کے کوئی اولاد نرینہ نہیں باقی رہے گی تاکہ کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ آنحضو ﷺ کی نسل میں کوئی دوسرا نبی ہوگا۔ پھر بتایا گیا کہ آنحضو ﷺ پر سلسلہ نبوت ورسالت ختم ہوگیا اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہ بنایا جائے گا۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ کی اولاد نرینہ نہیں باقی رکھی گئی۔ اس طرح دونوں مضمونوں کا جوڑ اور ان کی باہمی مناسبت سمجھ میں آجاتی ہے۔ لیکن اگر یہ معنی نہ لئے جائیں اور نبیوں کی مہر کے معنی لئے جائیں تو آیت کے دونوں مضمونوں میں کوئی جوڑ نہیں سمجھ میں آتا اور دونوں حصوں کے درمیان کوئی مناسبت نہیں معلوم ہوتی اور ظاہر بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام بے جوڑ نہیں ہوسکتا۔ اس گفتگو سے دن چڑھے آفتاب سے بھی زیادہ یہ حقیقت روشن ہوگئی کہ آیت مذکورہ میں خاتم النبیین کا وہی مطلب ہے جو اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی یہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ورسول ہیں اور مرزائیوں نے اس کی جو تاویلیں کی ہیں۔ وہ بالکل غلط لچر اور پوچ ہیں۔ بلکہ قرآن کریم میں تحریک معنوی کے مرادف اور سراپا گمراہی ہیں۔ بخاری شریف جلد اوّل ص۴۹۱، کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل اور مسلم شریف ج۲ ص۱۲۶، کتاب الامارت میں یہ حدیث ہے۔ ’’عن ابی هريرةؓ يحدث عن النبی ﷺ كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسيكون

خـلـفـاء فیکثرون ''﴿حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ بنو اسرائیل کی سیاست انبیاء کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تھی تو دوسرے نبی ان کے قائم مقام ہو جاتے تھے اور بیشک میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور عنقریب کثیر تعداد میں خلفاء ہوں گے۔﴾

حدیث محتاج تشریح نہیں نبی اکرم ﷺ نے صاف صاف فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ جو شخص نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ یقیناً جھوٹا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر افتراء اور خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کی تکذیب کرتا ہے۔ ایسا شخص قطعاً کافر ہے۔

اور جو شخص اسے نبی سمجھے بلکہ جو شخص اسے اس کے کفر کے باوجود مسلمان سمجھے وہ بھی کافر خارج از اسلام ہے۔ اسی لئے علماء دین کا اتفاق ہے کہ مرزائی (قادیانی ہوں یا لاہوری) بالکل کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام

ہم سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طبعی موت نہیں آئی۔ نہ انہیں صلیب دی گئی۔ بلکہ وہ زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے اور قیامت کے قریب خروج دجال کے زمانہ میں آسمان سے دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کر کے ادیان باطلہ کو ختم کریں گے۔ اس عقیدے کی وجہ سے قادیانی مبلغین مسلمانوں کو یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا اعتقاد عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے۔

قادیانیوں کے اس مغالطے کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ اس دنیا میں آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ سلسلۂ نبوت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں دیا جاسکتا۔ یہ مطلب نہیں اور نہ ہوسکتا ہے کہ جو انبیاء گذر چکے ہیں۔ العیاذ باللہ ان کی نبوت بھی چھین لی جائے یا وہ کبھی دنیا میں دوبارہ نہ آسکیں۔ ہاں کسی شخص کو نئے سرے سے نبوت نہیں دی جاسکتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے سے نبی ہیں اور آج بھی اللہ کے رسول اور نبی ہیں۔ ان کے دوبارہ تشریف لانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انہیں نئے سرے سے نبی بنایا جارہا ہے۔ وہ تو پہلے ہی سے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بعض مصلحتوں اور حکمتوں سے انہیں دوبارہ دنیا میں بھیجیں گے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ایک امتی کی حیثیت سے آسمان چہارم سے اتر کر دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ کیونکہ ان پر موت نہیں طاری ہوئی۔ بلکہ جب یہود

نے انہیں صلیب پر چڑھانا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا اور ان کے دشمن ناکام ونامراد ہوئے۔ جیسا کہ قرآن کریم سے روشن ہے۔ پھر قیامت کے قریب جب دجال خروج کرے گا اس وقت وہ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ جیسا کہ بکثرت صحیح احادیث میں صاف صاف بیان فرمایا گیا ہے۔ وہ جب آئیں گے تو شریعت محمدیہ علیہ الف الف تحیہ ہی کی پیروی کریں گے اور آنحضور پر نور ﷺ کے ایک امتی بن جائیں گے۔ اس لئے ان کا آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ مزید وضاحت کے لئے اس مثال پر غور کیجئے۔ ایک شخص جو سول سروس کی اعلیٰ ڈگری رکھتا ہے کسی صوبہ کا گورنر مقرر ہوتا ہے۔ اس کے ریٹائر ہونے کے بعد دوسرا گورنر مقرر ہو جاتا ہے۔ اس کے زمانہ میں اگر اسی صوبہ میں سابق گورنر بحیثیت ایک عام شہری کے آتا ہے تو کیا یہ بات دوسرے گورنر کی گورنری کے خلاف ہے؟ اور کیا اس سے اس کے عہدے پر کوئی اثر پڑتا ہے؟ اور کیا گورنری سے ریٹائر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ڈگری بھی سلب ہو جاتی ہے؟ بات صاف ہے کہ سابق گورنر جب بحیثیت ایک عام شہری کے آیا تو اس سے موجودہ گورنر کے عہدہ پر ادنیٰ اثر بھی نہیں پڑا۔ اس کے ساتھ سابق گورنر کی سول سروس کی ڈگری بھی بدستور باقی رہی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور خاتم النبیین سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک امتی کی حیثیت سے آئیں گے اور ان کا مرتبہ نبوت بدستور باقی رہے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا نبی اکرم محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہونے کی ایک مستقل دلیل ہے۔ کیونکہ نزول مسیح علیہ السلام سے یہ بات بالکل روشن ہو جائے گی کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی بعثت تو کیا ہوتی۔ اگر قدیم انبیاء بھی آجائیں تو وہ بھی بحیثیت نبی کوئی کام نہ کریں گے۔ یعنی ان کا کار نبوت باقی نہ رہے گا۔ بلکہ وہ بھی امت محمدیہ علیہ الف الف تحیہ میں داخل ہو کر آنحضو ﷺ کے ایک امتی کی حیثیت سے آنحضو ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر عمل اور اس کی خدمت ونصرت کریں گے۔

تنبیہ ضروری

عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں داخل ہے اور اس کا منکر یا اس میں شک وشبہ کرنے والا کافر ہے۔ جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی بعثت کا قائل ہونا اس عقیدے کے خلاف اور کفر ہے۔ اسی طرح آنحضو ﷺ کے زمانہ میں کسی اور کی نبوت کا قائل ہونا بھی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف اور کفر ہے۔ اسی طرح آنحضو ﷺ کی نبوت اور وحی میں کسی کو

شریک سمجھنا کہ آنحضورﷺ کے زمانہ میں یا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی اور کو بھی ہدایت خلق اللہ کا براہ راست حکم دیا تھا یا اس مقصد سے مخصوص طور پر براہ راست مامور فرمایا تھا۔ختم نبوت کا کھلا ہوا انکار ہے جو یقیناً کفر کے حدود میں داخل ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ نبی اکرمﷺ کے بعد بارہ اماموں پر کتاب نازل ہونے اور وحی آنے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقرر ہونے اور اس وجہ سے ان کی اطاعت واجب ہونے کا عقیدہ بالکل باطل اور عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہونے کی وجہ سے حد کفر میں داخل ہے۔واقعہ یہ ہے کہ امام مقتدیٰ اور پیشوا کو کہتے ہیں۔جیسے نماز میں امام ہوتا ہے ان معنی کے لحاظ سے ہزاروں امام ہو چکے ہیں، ہوتے رہیں گے۔ امامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ کسی منصب کا نام نہیں۔اس لئے بارہ امام کا عقیدہ بالکل غلط اور باطل ہے اور عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہونے کی وجہ سے حد کفر میں داخل ہے۔اسی طرح یہ بھی باطل اور غلط ہے کہ جب نبی کریمﷺ عبادت کے لئے غار حرا تشریف لے جایا کرتے تھے تو حضرت علیؓ بھی آنحضورﷺ کے ہمراہ ہوتے تھے۔اس بات کی لغویت تو اسی سے ظاہر ہے کہ اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں۔شیعوں کی روایت قابل اعتماد نہیں۔علاوہ بریں حضرت علیؓ اس وقت بچہ تھے۔آنحضورﷺ کے ساتھ کیا جاتے؟ اور اگر بالفرض گئے بھی ہوں تو اس سے کیا حاصل؟ کیونکہ فرشتہ کو دیکھنے یا براہ راست وحی کا ادراک وشعور کرنے کی صلاحیت نہ رکھتے تھے۔اس لئے وہاں جاتے بھی تو کیا فائدہ اٹھا سکتے تھے؟ نبی کریم خاتم النبیینﷺ پر بعض اوقات ایسی حالت میں وحی نازل ہوتی تھی۔ جب آنحضورﷺ مجمع عام میں ہوتے تھے۔مگر کسی کو اس وحی کی ذرہ برابر بھی اطلاع نہ ہوتی تھی۔حقیقت تو یہ ہے کہ یہ قصہ بالکل بے اصل قطعاً غلط اور منافقوں کا وضع کیا ہوا ہے۔نبی اکرمﷺ تنہا غار حرا تشریف لے جاتے تھے۔کوئی بھی آپ کے ہمراہ نہ ہوتا تھا۔

مرزائیوں کو خیر خواہانہ مشورہ

ہم مرزائیوں کو خیر خواہانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ پر خود غور کریں۔مہر نیمروز سے زیادہ روشن بات ہے کہ اگر محمد رسول اللہﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی بعثت ہونے والی ہوتی تو اس کی صاف صاف پیشین گوئی قرآن کریم میں ضرور ہوتی یا کسی حدیث متواتر میں مذکور ہوتی۔ جب دونوں باتیں مفقود ہیں تو مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا بالکل واضح ہے۔مرزائیوں کو چاہئے کہ مرزا قادیانی کے کاذب اور جھوٹے ہونے کا اقرار کریں اور ختم نبوت پر ایمان لاکر اسلام میں داخل ہوں۔

وما علینا الا البلاغ!